تربیت کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کے حیات افروز پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

کتاب کے فاضل مصنف پروفیسر سید محمد سلیم پاکستان کے معروف دانش ور ہیں۔وہ علمی و تحقیق مزاج رکھتے ہیں۔انھوں نے نہایت مدلل، موثر اور جامع انداز سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسلامی تعلیمات عورت کی ہمہ جہتی ترقی اور اس کی اخروی کامیابیوں نیز تہذیب انسانی کے ارتقا کی ضامن ہیں۔کتاب کے مباحث کی ترتیب و تنظیم بہت عمدہ ہے۔اور اس حوالے سے موضوع زیر بحث پر ایک مفید اضافہ ہے۔تاہم کمپوزنگ کی بکثرت غلطیاں اگر درست کر لی جاتیں تو بہت اچھا ہوتا۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)

نوشتہ دیوار: اعجاز احمد فاروقی۔ ناشر ادارہ مطبوعات سلیمانی، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور۔ صفحات ۱۶۸۔ قیمت ۵۴ روپے۔

معروف افسانہ نگار اعجاز احمد فاروقی کا یہ مجموعہ چودہ کشمیر کہانیوں پر مشتمل ہے۔"نوشتہ دیوار" کی تلمیح عہد نامہ قدیم سے اخذ کی گئی ہے۔فاروقی کا کہنا ہے کہ حال ہی میں سوویت یونین نوشتہ دیوار پڑھ چکا ہے اور اس سے قبل شاہ ایران بھی۔اب بھارت کے کانوں میں بھی اس کی بھنک پڑ چکی ہے "جبھی اس کی مت ماری گئی ہے"۔وہ کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ کہتا ہے "لیکن یہ کیسا اٹوٹ انگ ہے کہ جو مان کر ہی نہیں دیتا کہ وہ بھارت کا اٹوٹ انگ ہے اور اس اٹوٹ انگ کو اٹوٹ انگ رکھنے کے لیے اس کو چھ لاکھ فوج کی ضرورت پڑ چکی ہے"۔

زیر نظر افسانوں اور کہانیوں کے کردار غلامی کی اندھیری رات میں چمکتے دمکتے ستاروں سے بھی زیادہ روشن ہیں۔مجاہدین اور ان کے متعلقین کا "شرارہ ایمان" اس راستے پر چلنے والوں کے لیے نشان راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ان سب کی تمنائے کبیر شہادت کی موت ہے۔ان میں میجر گل حمید جیسے کردار بھی ہیں جو قلب ماہیت کے بعد شہادت کی مراد کو پا گئے اور ناہید ترابی جیسی لیڈی ڈاکٹر بھی جس نے بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے سکالرشپ کو ٹھکرا کر کشمیر کی جنگ لڑنے کا فیصلہ کر لیا۔بینا دیوی بھی جو اب سلمیٰ خانم ہو چکی ہے۔اسی طرح رشید احمد ترابی جیسا محب وطن بھی جس کے بارے میں یہ جملہ مشہور تھا کہ وہ "پہلے تو کشمیر میں رہتا تھا اور اب کشمیر اس میں رہتا ہے" اور علی احمد شاہ بھی جس کا چہیتا بیٹا شہید ہو گیا تو اس کے رفقائے کار اس کی زبان سے یہ سن کر حیران رہ گئے "اس نے اپنی امانت بہت بڑی شان انداز میں واپس لے لی ہے"۔

"ونڈ سکرین پر نارکول"، "دظل جبرئیل" اور "بحر ظلمات میں چھلانگ" قدرے مختلف قسم کے افسانے ہیں۔ظالموں پر افتاد پڑتی ہے تو قدرتی طور پر مظلوموں کو احساس تسکین ہوتا ہے۔